Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ ۱۵ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دوپہر تک شدید بےچینی اور ضعف رہا پھر طبیعت کچھ بہتر ہو گئی مگر شام کو پھر یہ تکلیف ہو گئی۔ ٹانگ میں درد کی بھی بہت تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپکو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

خدام کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ کا بتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں افتتاح فرمائیں گے۔ خدام وقت کی پابندی کا خاص طور پر خیال رکھیں بلکہ قبل از وقت تشریف لانے کی کوشش کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ سیر مشاہداتِ قدرت

آل ربوہ مقابلہ سیر ۲۲ اپریل ۱۹۷۶ء کو صبح چھ بجے سے آٹھ بجے تک منعقد ہو گا۔ تمام انصار اللہ، خدام، اطفال اس میں شامل ہوں اور سیر کے دوران مشاہداتِ قدرت اور جلوے جو انہوں نے دیکھے ہوں وہ احاطۂ تحریر میں لا کر مجلس ہذا کو بوساطت زعیم اعلیٰ انصار اللہ یا مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرمائیں۔ (کنوینر مجلس صحت ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

عہدیداران جماعت توجہ فرماویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی مالی قربانی دینے والی ہیں۔ مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں ملازمین کی تو بندھی ہوئی تنخواہ ہوتی ہے۔ جماعت کی مجلس شوریٰ نے جو فیصلہ کیا ہوتا ہے اس کے مطابق سولہواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے چندے ہوتے ہیں۔ غرض کراچی شہر کی جماعت بڑی قربانی دے رہی ہے۔ لاہور ایک لمبا عرصہ غفلت میں گزارنے کے بعد اب اُبھر آیا ہے۔ الحمدللہ لاہور کی جماعت اب اپنے بجٹ کو پورا کر رہی ہے۔۔۔۔ لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سُستی دکھا رہے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں؟ کچھ پتہ تو ہمیں بھی ہے اور وہ یہ کہ ان کے عہدیدار سُست ہوتے ہیں۔۔۔۔ ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے حصّہ کا بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنی ہمتوں کو بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح حاصل کریں گے جس طرح لائل پور یا سرگودھا والے دوست حاصل کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صدر مجلس انصار اللہ و نائب صدر صف دوم کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ انصار اللہ کی سفارش پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو تین سال ۱۳۵۵ ہش تا ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۸ء) کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا ہے۔ نیز حضور نے مجلس شوریٰ انصار اللہ کی سفارش پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو تین سال کے لئے انصار اللہ مرکزیہ کا نائب صدر صف دوم مقرر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد: پرنٹر: سید عبدالحی: مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ: مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ شہادت ۱۳۵۵ ہش

۱۵ اپریل ۱۹۷۶ء

اہلِ حق اور اُن کے مخالفین کا متضاد عمل و کردار

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے دنیا میں بھیجتا ہے تو ایک عجیب انقلاب دنیا میں رُونما ہوتا ہے۔ ہر چند کہ اکثر لوگ جو پہلے ہی قسم ہا قسم کی بُرائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اُس کی آواز پر کان دھرنے سے انکار کر دیتے ہیں تاہم کچھ نہ کچھ سعید الفطرت لوگ ایسے ضرور ہوتے ہیں جو شروع میں ہی اسے شناخت کر لیتے ہیں' وہ اسے شناخت ہی نہیں کرتے بلکہ اُس پر ایمان لا کر اس کی اطاعت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اِس کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں ایک ایسا انقلاب رونما ہوتا ہے جو اُن کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے حتّٰی کہ وہ اَور ہی قسم کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔

اِدھر مامور من اللہ پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے نیکیوں اور سلامت روی میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اُدھر اُس کی آواز پر کان نہ دھرنے اور مخالفت پر کمربستہ ہونے والوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ بُرائیوں میں وہ اِس درجہ ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں کہ پھر ہزار کوشش کے باوجود بھی اُن کے لئے ان بُرائیوں سے پیچھا چھڑانا ممکن نہیں رہتا۔ ان میں پائی جانے والی بُرائیاں ایک گرداب کی صورت اختیار کر لیتی ہیں جن میں سے نکلنے کا امکان کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس میں سے نکلنے کی وہ جتنی زیادہ کوشش کرتے ہیں اُتنا ہی زیادہ وہ اُس میں غرق ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہوتے ہوتے ایمان لانے والوں اور رُوگردانی اختیار کرنے والوں کے عمل و کردار میں اتنا فرق نمایاں ہو جاتا ہے کہ دن اور رات کی مثال ان پر صادق آئے بغیر نہیں رہتی۔

اِس فرق کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۝ (فاطر آیات ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ:- اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرے اور نُور برابر ہو سکتے ہیں اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہو سکتے ہیں اور نہ زندہ اور نہ مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سُنا سکتا ہے مگر (اے حق کی منادی کرنے والے) تو اُن کو نہیں سُنا سکتا جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں اور اس سے رُوگردانی اختیار کرنے والوں کے اعمال و کردار میں فرق اِس درجہ نمایاں ہوتا ہے جتنا کہ آنکھوں والے اور اندھے میں' نور اور ظلمت میں' دھوپ اور سایہ میں اور اسی طرح زندہ اور مُردہ میں آسمان و زمین کا فرق ہوتا ہے اور ہر کوئی اسے بآسانی محسوس کر سکتا ہے۔ یہ فرق بالآخر مامور من اللہ کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے اور بہتوں کو اِس فرقِ نمایاں کی وجہ سے ہی قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اِس فرق پر اللہ تعالیٰ نے دلیلِ صداقت کے طور پر ایک اَور جگہ بھی روشنی ڈالی ہے۔ اُس نے دونوں گروہوں کے اعمال و کردار کو علیحدہ علیحدہ بیان کر کے دونوں کے انجام کا ذکر کیا ہے اور اس طرح حق و صداقت کی انقلاب انگیز تاثیر کو واضح کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے ایمان لانے والوں اور ان کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (الرعد آیات ۲۱ تا ۲۳)

ترجمہ:- عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے اور جو لوگ اُن تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے رب کی رضاء کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چُھپ کر بھی اور ظاہر بھی (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں انہیں کے لئے اس گھر کا بہترین انجام مقدر ہے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کی بعض بنیادی صفات کا ذکر کیا ہے اور پھر ان بنیادی صفات کے نتیجہ میں ان سے صادر ہونے والے بعض اعمالِ حسنہ پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ ان اعمالِ حسنہ کی وجہ سے ان کے لئے بہترین انجام مقدّر ہے۔ وہ بنیادی صفات یہ ہیں (۱) وہ اللہ تعالیٰ سے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اسے کبھی نہیں توڑتے (۲) وہ اُن تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جنہیں تمام بنی نوعِ انسان کے مابین قائم رکھنے کا اُس نے حکم دیا ہے (۳) ان میں خشیتِ الٰہی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے اور (۴) وہ بُرے حساب والے انجام سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ ان بنیادی اوصاف کے نتیجہ میں انہیں جن اعمالِ حسنہ کے بجالانے کی توفیق ملتی ہے وہ یہ ہیں (۱) وہ اپنے رب کی رضاء کی طلب میں کمال صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں (۲) وہ نمازوں کو بہت عمدگی سے ادا کرتے ہیں (۳) جو کچھ اللہ ان کو عطا کرتا ہے اسے وہ چُھپ کر بھی اور ظاہر بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (۴) وہ بدیوں سے بچتے ہیں اور نیکیوں کو کمال تعہّد کے ساتھ بجا لاتے ہیں۔ یہ اعمالِ حسنہ ان کے لئے ایک فرقان کا کام دیتے ہیں' اسی سے وہ دنیا میں شناخت کئے جاتے ہیں اور ان کے یہ اعمالِ حسنہ ہی دنیا میں حق و صداقت کو پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ اور یہ سب ثمرہ ہوتا ہے اُس ایمانِ حقیقی کا جو مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے کے نتیجہ میں انہیں نصیب ہوتا ہے۔

برخلاف اس کے جو لوگ مامور من اللہ سے رُوگردانی اختیار کرتے ہوئے اُس کی مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں ان میں نہ یہ بنیادی صفات پیدا ہوتی ہیں اور نہ انہیں ان اعمالِ حسنہ کے بجالانے کی توفیق ملتی ہے اِسی لئے باوجود کوشش کے وہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے دن بدن گرتے چلے جاتے ہیں اور بُرے انجام سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

(الرعد آیت ۲۶)

ترجمہ:-

اور جو اللہ (کے ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکّے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) لعنت مقدر ہے اور اُن کے لئے ایک بُرا گھر (بھی مقرر) ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو مامور من اللہ پر ایمان نہ لا کر اپنے آپ کو اطاعتِ خداوندی سے باہر کر لیتے ہیں اور انسان انسان کے مابین تعلق کا سرے سے کوئی احترام نہیں کرتے بلکہ درپے آزار ہو کر فساد برپا کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ انہیں نیک اعمال بجا لانے کی توفیق نہیں ملتی' ہوتا یہ ہے کہ وہ بدیوں کے ارتکاب میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنے بغیر نہیں رہتے۔ الغرض اہلِ حق اور ان کے مخالفین و معاندین کے ایک دوسرے سے متضاد عمل و کردار سے بینائی و نابینائی' نور اور ظلمت نیز زندہ اور مُردہ میں فرق ظاہر ہوتا چلا جاتا ہے اور یہ فرق نمایاں سے نمایاں تر ہو کر بہتوں کی ہدایت کا موجب بنتا چلا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ حق غالب آتا اور باطل مغلوب ہوتا چلا جاتا ہے حتّٰی کہ وہ وقت آجاتا ہے کہ جب غلبۂ حق اِس شان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دُنیا أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا کا نظارہ دیکھ لیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں تبلیغِ اسلام

لٹریچر کی تقسیم • اسلام کے متعلق تقاریر • اخبارات میں خطوط کی اشاعت
تین ممالک کے سفراء سے ملاقاتیں • انفرادی طور پر تبلیغ اسلام

(از مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان)

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو یہ منفرد اعزاز اور امتیاز عطا کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں اسلام کا نام بلند کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ تبلیغ کرنا مسلمانوں کا بنیادی فریضہ قرار دیا گیا ہے اور جماعت احمدیہ کے قائم کردہ مشن اور دیگر احباب جماعت اپنے اپنے مقام پر اسی فریضہ کی بجاآوری میں مصروف ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا موقع ملنا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے تبلیغ کے مواقع مہیا فرماتا ہے۔ جاپان کے ملک میں مئی سے دسمبر ۱۹۷۰ء تک جس رنگ میں تبلیغ اسلام کرنے کے مواقع پیدا ہوئے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کا پیغام ان لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی اس کی کسی قدر تفصیل پیش خدمت ہے۔

لٹریچر کی تقسیم

ہمارا موجودہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف ملکوں کی زبانوں میں وسیع پیمانہ پر لٹریچر شائع کیا جا چکا ہے تاکہ ان لوگوں کو اسلام کا پیغام سمجھنے اور قبول کرنے میں سہولت ہو۔ جاپان میں لٹریچر کی تقسیم باقاعدگی سے کی جا رہی ہے۔ ٹوکیو شہر کے ایک مشہور سٹیشن SHIBUYA کے باہر وسیع پیمانہ پر لٹریچر کی تقسیم کی جاتی ہے۔ اس سٹیشن پر روزانہ لاکھوں افراد آتے جاتے ہیں۔ جن میں جاپان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں کے علاوہ غیر ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کی بھی کثیر تعداد ہوتی ہے۔ ان سب لوگوں میں لٹریچر کی تقسیم سے اسلام کا پیغام دور دراز علاقوں تک پہنچ جاتا ہے۔ لٹریچر کی تقسیم کے دوران بعض لوگوں سے تفصیلی بات کا بھی موقع مل جاتا ہے زندہ اسلام میں دلچسپی رکھنے والے بہت سے لوگوں سے تعارف بھی ہو جاتا ہے گذشتہ دنوں لٹریچر کی تقسیم کے دوران دو پاکستانی نوجوان مجھے ملے۔ انہوں نے کہا کہ چند روز ہوئے دو جاپانی نوجوانوں نے اس بات کی خواہش کی ہے کہ انہیں اسلام کے بارہ میں معلومات دی جائیں اگر ہم ان کا پتہ آپ کو دیں تو کیا آپ ان کو اسلام کے بارہ میں بتا سکیں گے؟ میں نے کہا کہ یہ بات تو میرے لئے بہت خوشی اور مسرت کا موجب ہوگی۔ چنانچہ ان جاپانیوں سے رابطہ قائم کیا اور ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔ الغرض لٹریچر کی تقسیم کا سلسلہ کئی جہت سے بہت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو مزید بابرکت بنائے اور محض اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید کی تعلیم وانذر عشیرتک الاقربین پر عمل کرتے ہوئے مورخہ ۳ ستمبر کو احمدیہ مشن ہاؤس جاپان کے گرد و نواح میں لٹریچر تقسیم کرنے کا بہت اچھا موقع ملا۔ اس روز خاکسار نے مشن ہاؤس کے ارد گرد قریباً تین سو گھروں کے لیٹر بکس میں اسلامی لٹریچر ڈالا اس طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ان سب گھرانوں تک یہ آواز پہنچا دی گئی کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے جو ساری دنیا کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔

ڈاک کے ذریعہ بھی لٹریچر کافی تعداد میں بھجوایا گیا۔ ٹوکیو میں جاپان کی سب سے بڑی مرکزی لائبریری NATIONAL DIET LIBRARY ہے۔ اس لائبریری کے نام مرکز سلسلہ سے شائع ہونے والا انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز باقاعدہ بھجوایا جا رہا ہے جو اس لائبریری میں محفوظ رکھا جا رہا ہے۔ اس طرح ایک مشہور لائبریری HIBIYA PARK LIBRARY کے نام بھی یہ رسالہ بھجوایا جا رہا ہے۔

اسلام کے متعلق تقاریر

ٹوکیو میں EAST WEST DISCUSSION GROUP نام کی ایک مجلس ہے جس میں انگریزی سے دلچسپی رکھنے والے مختلف طبقہ ہائے خیال کے جاپانی اور غیر ملکی لوگ ہر ہفتہ کسی نہ کسی موضوع پر تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ ایک مقررہ موضوع پر تقریر کے بعد سوال و جواب اور اظہار خیال کے ذریعہ یہ دلچسپ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہتا ہے۔ مورخہ ۲۶ جون کو خاکسار کو اس مجلس میں JESUS CHRIST IN INDIA کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ اجلاس کے منتظمین کی طرف سے تقریر کا اعلان انگریزی اخبارات میں شائع کروایا گیا تھا چنانچہ تقریر سے ایک روز قبل ۲۵ جون کو انگریزی کے تینوں مشہور اخبارات میں اعلان شائع ہوا۔ خاکسار کی تقریر نصف گھنٹہ کی تھی جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ خیالات کو حضور ہی کے دلائل کے ساتھ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کتاب "مسیح ہندوستان میں" کی روشنی میں جملہ امور کو ترتیب سے بیان کیا اور خاص طور پر اس امر پر زور دیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے بلکہ حادثہ صلیب سے بچ کر بعد ازاں ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی طور پر فوت ہوئے ہیں اور کشمیر میں مدفون ہیں۔ تقریر کے بعد قریباً ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ سامعین نے بہت سے سوالات کئے اور بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے نوٹس چھپوا لئے تھے اس طرح قبر مسیح اور سفر مسیح کا نقشہ بھی چھپوا لیا تھا۔ یہ سب کاغذات تقریر سے قبل حاضرین میں تقسیم کر دئے گئے اور سامعین کی مزید دلچسپی کا موجب ہوئے۔ یہ تقریر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی اور تبلیغ اسلام کے ایک عمدہ موقعہ کی تمہید بھی بن گئی۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ خاکسار نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ سوالات کے وقت میں بھی اسی موضوع پر خوب زور دار اور مدلل بات ہوتی رہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجلاس کے آخر میں ایک شخص کی تجویز پر یہ طے پایا کہ آج ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت نہ ہونے کا ذکر سنا ہے اور یہ بات عیسائیت کے خیالات اور نظریات کے سراسر منافی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اگلے ہفتہ عیسائی نقطہ نظر پر اظہار خیال ہو چنانچہ اس سے اگلے ہفتہ کے لئے ایک عیسائی پادری کی تقریر DEATH OF JESUS CHRIST ON THE CROSS کے موضوع پر مقرر ہوئی۔

یہاں دو باتوں کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جب یہ موضوع تجویز ہو رہا تھا تو ایک جاپانی نوجوان نے کہا کہ عنوان کے آخر میں ایک سوالیہ نشان (؟) بھی لکھا جانا چاہیئے۔ کیونکہ آج کی اس تقریر کو سننے کے بعد یہ بات یقینی اور حتمی نہیں رہی کہ واقعی حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے تھے اس موقع پر موضوع کے الفاظ تجویز ہونے کے مرحلہ پر ایک خاتون نے تجویز دی کہ آئندہ تقریر کا عنوان DEATH OF THE CROSS رکھا جائے۔ اس پر سب نے زوردار قہقہہ لگایا۔ یہ بات اگرچہ کسی حد تک مذاق کے رنگ میں کی گئی لیکن اس سے ان خیالات اعمومی ماحول اور تاثر کا اندازہ لگانا مشکل نہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علم کلام اور زوردار دلائل کو سننے کے بعد حاضرین کے ذہنوں میں پیدا ہوا۔

مقررہ پروگرام کے مطابق اگلی سوسائٹی میں مورخہ ۳ جولائی کو ایک رومن کیتھولک پادری EDWARS QUIOCHO نے تقریر کی۔ یہ فلپائن کے رہنے والے ہیں جہاں وہ دس سال تک عیسائی مشنری کے طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کر چکے ہیں اب گذشتہ چار سال سے جاپان میں بطور طالب علم مشنری جاپان کی مشہور عیسائی یونیورسٹی ــــ صوفیہ یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ پادری صاحب موصوف نے تقریر کے لئے کافی تیاری کی ہوئی تھی اپنے ساتھ بائیبل اور دیگر بہت سی کتب بھی لیکر آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح انہوں نے بھی اپنی تقریر کے نوٹس تیار کئے ہوئے تھے جو حاضرین میں تقسیم کر دئے لیکن یہ نظارہ مجھے کبھی نہیں بھول سکتا کہ اس روز نہ جانے کیوں یہ پادری صاحب سخت گھبرائے ہوئے اور پریشان تھے جس کا واضح اظہار اس بات سے ہوتا تھا کہ انہوں نے سب سے پہلے تو غیر ضروری طور پر وقت ضائع کرنے کی کوشش کی۔ مثلاً سب حاضرین سے کہا کہ وہ اپنا اپنا تعارف کرائیں اور بتائیں کہ وہ آج کے موضوع سے کیوں دلچسپی رکھتے ہیں حالانکہ اس تعارف کی ہرگز کوئی ضرورت نہ تھی اس کام میں کافی وقت صرف کرنے کے بعد بالآخر انہوں نے تقریر شروع کی جس کا عنوان تھا DEATH OF JESUS ON THE CROSS انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ باری باری بتائیں کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے ہیں کیونکہ میرے خیال میں تو یہ بات بہت ہی واضح اور ایک ثابت شدہ حقیقت کی طرح ہے۔ اس موضوع پر گفتگو میں مزید وقت صرف ہوا حالانکہ حاضرین اس اجلاس میں دلائل بتانے کے لئے نہیں بلکہ دلائل سننے کے لئے آئے تھے۔

بالآخر پادری صاحب کو خود تقریر کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس پر انہوں نے بائیبل کے مقام حضرت مسیح علیہ السلام کے مشن اور ان کے معجزات کے بارہ میں بائیبل سے چند اقتباسات پڑھے اور یہ بتایا کہ چونکہ ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا مشن گناہگاروں کے لئے جان قربان کر دینا تھا۔ اسلئے وہ صلیب پر جان دے کر ان سب کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے جیسا کہ بائیبل میں لکھا ہے اور ایک حوالہ پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کر دیا۔ ان کی تقریر کے آخری چند فقرات اصل موضوع سے متعلق تھے لیکن وہ بھی دلیل کے بغیر۔ الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ اصل موضوع کی طرف آنے کی جرأت ہی نہ کر سکے اور اس فرار کو حاضرین مجلس نے بہت اچھی طرح محسوس کیا جب پادری صاحب اپنے طویل مگر غیر متعلق کلام سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ اول تو مجھے افسوس ہے کہ پادری صاحب نے غیر متعلق باتوں میں سارا وقت صرف کر دیا ہے اصل موضوع کے بارہ میں صرف آخر میں مختصراً اظہار خیال کیا ہے لیکن اس میں بھی موضوع کے اثبات کے لئے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ میں سب حاضرین کی طرف سے جو آج اس موضوع پر ان کی زبانی حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے دلائل سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سب ابھی تک آپ کی طرف سے کسی معین دلیل کے سننے کے منتظر ہیں جس سے آپ کا دعویٰ ثابت ہوتا ہو۔ کیا آپ مہربانی سے کوئی ایک دلیل پیش کریں گے جس سے آپ کے خیال کی تائید ہوتی ہو؟ حاضرین نے میری اس بات کی تائید کی لیکن پادری صاحب جو پہلے ہی پریشان تھے یہ سوال سنکر اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ چنانچہ اس پریشانی میں انہوں نے برملا کہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت تو ایک حقیقت ہے اس کی مزید دلیل کیا دی جا سکتی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ اول تو وہ حقیقت ہی کیا جس کی بنیاد کسی دلیل پر نہ ہو۔ یہ بات غیر منطقی ہے جس قدر حقیقت اہم ہو گی اسی قدر اس کے دلائل وزنی اور کثیر التعداد ہوں گے اس پر پادری صاحب نے پھر حاضرین سے کہا کہ وہ اس ضمن میں کوئی دلیل پیش کریں۔

پادری صاحب کی یہ کیفیت دیکھ کر خاکسار نے کہا کہ اگر آپ اپنے موقف کی تائید میں کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے تو گذشتہ اجلاس میں میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت نہ ہونے کے بارہ میں جو دلائل دئے تھے آپ ان میں سے کسی دلیل کا رد ہی پیش کر دیں۔ مثلاً میں نے ایک دلیل یہ دی تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب سے معاً قبل آخری موعودہ نشان یہ تھا کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کو حضرت یونس علیہ السلام کے نشان سے مشابہ نشان دکھائیں گے اگر ان کی صلیبی موت کو تسلیم کیا جائے تو یہ نشان پورا نہیں ہوتا اور حضرت مسیح علیہ السلام نعوذ باللہ اپنے وعدہ میں جھوٹے قرار پاتے ہیں۔ اس دلیل کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ ظاہر ہے کہ اس وزنی دلیل کا کوئی حقیقی جواب پادری صاحب کس طرح دے سکتے تھے۔ اس کا حقیقی جواب تو کسی بڑے سے بڑے پادری کے پاس بھی نہیں کیونکہ یہ ان دلائل میں سے ایک ہے جو اس زمانہ کے مامور کاسر صلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدائے قادر و توانا کی طرف سے عیسائیت کو پاش پاش کرنے کے لئے عطا ہوئے ہیں۔ الغرض اس کے بعد دیگر دلائل بھی باری باری پیش کئے۔ پادری صاحب خاموشی سے ان کو سنتے رہے اور پریشانی کے عالم میں بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کب یہ اجلاس ختم ہو اور وہ حاضرین سے رخصت ہونے کی اجازت لیں۔ اس ساری گفتگو کے دوران جملہ حاضرین ہمہ تن گوش میری باتوں کو سنتے رہے اور بعض دبی زبان سے تائید بھی کرتے رہے اس اجلاس میں کیفیت ایک مناظرہ کی سی بن گئی تھی جس میں اس عاجز کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں دلائل پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اجلاس کے بعد پادری صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تو وہ ملتے ہی کہنے لگے کہ میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں آپ کے سوالات کے جوابات نہ دے سکا۔ پادری صاحب کی زبان سے یہ واضح اعتراف سن کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قدر روشن اور باطل شکن دلائل عطا فرمائے ہیں کہ اس خداداد علم کلام کا مقابلہ کرنا کسی پادری کے بس کی بات نہیں۔ آج دنیا کے کونے کونے میں عیسائی مبلغین کا دلائل کے میدان میں عجز اور راہ فرار اختیار کرنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پُر شوکت علم کلام کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے اس اجلاس میں بھی پادری صاحب کی کیفیت اور بالآخر یہ برملا اعتراف اسی حقیقت کا آئینہ دار تھا کیونکہ اس عاجز نے جو کچھ بیان کیا وہ سب کا سب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند جلیل مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا عطا فرمودہ تھا جس کے در کا غلام ابن غلام ابن غلام ہونا ہی میری زندگی کا سرمایہ افتخار ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس بے حد کامیاب اور بہت ایمان افروز ثابت ہوا۔ اجلاس کے بعد حاضرین سے انفرادی طور پر بھی بات چیت کا موقع ملا ایک جاپانی خاتون نے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ میں حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے پر اس قدر زور دیتا ہوں جب میں نے بتایا کہ یہی وہ عقیدہ ہے جس پر عیسائیت کی بنیاد ہے اور اسکے باطل قرار پانے سے ساری عیسائیت ہی باطل قرار پا جاتی ہے تو وہ بہت حیرت سے کہنے لگی کہ اگر یہ بات اسقدر اہم ہے تو آج پادری صاحب اس بات کی تائید میں کوئی دلیل کیوں نہیں پیش کر سکتے؟

مورخہ ۱۲ اگست کو اس سوسائٹی میں خاکسار کو WHAT IS REAL HAPPINESS کے عنوان پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں اسلامی نقطۂ نظر سے اس امر کی وضاحت کی کہ اصل اور سچی خوشی دل کی خوشی ہے اور یہ حقیقی اطمینان قلب دنیا کے ظاہری اور مادی سامانوں سے میسر نہیں آ سکتا اس کے حاصل کرنے کا یقینی اور قطعی ذریعہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کیا جائے اور اس کے احکام کی بجا آوری میں ساری زندگی بسر کی جائے جب تک یہ سعادت پیدا نہ ہو سچی خوشحالی اور خوشی کا تصور ناممکن ہے۔ جاپان میں جاپانیوں کو انگریزی زبان سکھانے کے لئے مختلف ادارے اسکول اور کالج قائم ہیں ان میں سے ایک YAMAMOTO ENGLISH SCHOOL TOKYO ہے۔ خاکسار کو ۲۰ ستمبر کو اس سکول میں اسلام کے بارہ میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ سب سے پہلے خاکسار نے اسلام کے بنیادی عقائد پر تقریر کی جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی دیر تک جاری رہا۔ سوالات کے دوران موضوع بحث اسلام میں خدا کا تصور اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت تھا خاکسار نے حاضرین کو مختلف مثالوں کے ذریعہ یہ بات ذہن نشین کروانے کی کوشش کی کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ اسکے باوجود خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرنا انسان کی سخت بے بصری اور ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین نے میرے خیالات کو توجہ سے سنا۔

مورخہ ۲۰ دسمبر کو خاکسار کو OSAKA UNIVERSITY OF FOREIGN STUDIES میں BASIC PRINCIPLES OF ISLAM کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ تقریر چالیس منٹ تک ہوئی جس کے بعد دس پندرہ منٹ سوالات کے جوابات میں صرف ہوئے۔ تعطیلات سے قبل پڑھائی کا آخری دن ہونے کی وجہ سے حاضری اگرچہ توقع سے کم تھی لیکن جملہ حاضرین نے تقریر کو بہت توجہ سے سنا اور طلبہ نے بہت عمدہ سوالات پوچھے جس سے ان کی دلچسپی اور توجہ کا اندازہ ہوتا تھا۔ حاضرین میں تین پاکستانی دوست بھی تھے۔ جو اعلیٰ تعلیم کے لئے جاپان آئے ہوئے ہیں۔ یہ تقریر یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے تحت ہوئی۔ جس میں اعلیٰ پروفیسر

* ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی بھی پڑھاتے ہیں۔ خاکسار نے شعبہ اردو کے صدر MAHAN KAGAYA کو جماعت کا شائع کردہ لٹریچر بطور تحفہ دیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس یونیورسٹی میں ہونے والی سب تقاریر کو ٹیپ کر کے بطور REFERENCE محفوظ رکھا جاتا ہے خاکسار کی یہ تقریر بھی اس یونیورسٹی کی ٹیپ لائبریری میں محفوظ رکھی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۴۹۰

میں رشیدہ بیگم زوجہ فضل الدین صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۴۲ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً ۶۲۰/- روپے۔

۲۔ سلائی مشین ایک عدد قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رشیدہ بیگم زوجہ فضل الدین صاحب چک ۴۴۲ براستہ ٹوبہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ اعجاز احمد بٹ ولد فضل الدین صاحب چک ۴۴۲ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۲۴۹۱

میں اعجاز احمد ولد فضل الدین صاحب قوم بٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۴۲ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اعجاز احمد بٹ چک ۴۴۲ براستہ ٹوبہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر

گواہ شد۔ فضل الدین ولد جیون بٹ صاحب چک ۴۴۲ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۲۴۹۲

میں نعیم احمد ولد میاں شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۳۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نعیم احمد مکان ۱۴۹ دھجی روڈ جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ ماسٹر علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ مختار احمد ولد حیدر علی صاحب قائد خدام الاحمدیہ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۲۴۹۳

میں سلیم احمد ولد میاں رفیق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۲۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سلیم احمد مکان ۱۳۰ دھجی روڈ جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ ماسٹر علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ مختار احمد حیدر خان ولد حیدر علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۲۴۹۴

میں عذرا بیگم زوجہ شیخ عنایت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن آصف آباد۔ ضلع حیدرآباد۔ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱ تولہ ۳ ماشہ مالیتی ۷۵۰/- روپے۔

۳۔ مشین سلائی ایک عدد قیمتی ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عذرا بیگم زوجہ شیخ عنایت اللہ صاحب آصف آباد براستہ بھلیلی ضلع حیدرآباد۔ سندھ۔ گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر

مسل نمبر ۲۲۴۹۵

میں حفیظ احمد شوکت ولد محمد رمضان صاحب مرحوم۔ قوم جھمٹ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع دار العلوم ربوہ بر رقبہ ۱۰ مرلہ قیمت ۱۰۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حفیظ احمد شوکت محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ

گواہ شد۔ محمد جمیل ولد محمد الدین صاحب وصیت ۳۹۸۸ دار العلوم غربی۔ ربوہ

گواہ شد۔ عبد الباقی قریشی ولد قریشی محمد شوکت صاحب دار العلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۹۶

میں نواب بی بی زوجہ چوہدری جمال الدین صاحب قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر ۹۰ سال۔ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے وصول شدہ۔

۲۔ ایک تولہ سونا قیمت ۶۲۵/- روپے

۳۔ نقد مبلغ ایک ہزار روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بیٹا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نواب بی بی زوجہ چوہدری جمال الدین صاحب مکان ۱۴/۵۴ دار العلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ چوہدری جمال الدین (خاوند موصیہ) ربوہ۔

گواہ شد۔ رشید احمد بھٹی موصی ۱۶۶۹۲ معلم وقف جدید۔ دار العلوم شرقی ربوہ۔

(باقی)

ھو الشافی
دانت مت نکلوائیے
رسالہ دانتوں کی حفاظت ۴ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مانخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔
کیور لیٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ آرزو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند (برصغیر پاک و ہند) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں تا حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو سکے۔ لیکن اس ضعف اور قلّت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔" (نشانِ آسمانی صفحہ ۱۰۴)

حضور علیہ السلام کی اس دیرینہ آرزو کی تکمیل حضور علیہ السلام کے ہی پسر موعود — المصلح الموعودؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ ۱۲ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو بہتّر ۷۲ لاکھ روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپے ماہوار۔ اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رُشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش مطابق ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

وفود وقفِ عارضی سے ضروری التماس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریک "وقفِ عارضی" کے سلسلہ میں جو وفود جماعتوں میں بھجوائے جاتے ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی خط و کتابت کرتے اور رپورٹ بھجواتے وقت وفد نمبر (جو دفتر سے ارسال کردہ چٹھی پر ہوتا ہے) اس کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ امید ہے جملہ احباب اس کی پابندی فرمائیں گے تاکہ جواب میں تاخیر نہ ہو۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

مکرم حبیب اللہ صاحب جسوال آف لنڈن کی اہلیہ محترمہ وفات پاگئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

لنڈن سے محترم حبیب اللہ صاحب جسوال نے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ ان کی بیگم صاحبہ تقریباً ایک ماہ تک ہسپتال میں بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحومہ کو فلو ہو گیا تھا جو بعد میں نمونیہ میں بدل گیا اور جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ بہت نیک سیرت اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔

اپنے پیچھے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

(ایم غلام محمد محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۲۵ اپریل کو ہوگا

ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا امتحان ۲۹ اپریل کی بجائے ۲۵ اپریل بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات کی عہدیدار پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات پر لجنہ اماء اللہ لاہور کی قراردادِ تعزیت

یکم اپریل کو مسجد دارالذکر لاہور میں لجنہ اماء اللہ لاہور کی مجلسِ عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس زیرِ صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی:۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور کو مکرمہ محترمہ آپا احمدہ بیگم صاحبہ بیگم محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کی وفات پر دلی صدمہ پہنچا ہے مگر ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

مرحومہ مغفورہ نہایت مخلص احمدی خاتون تھیں۔ آپ کی زندگی پاکبازی کا نمونہ تھی۔ خدمتِ دین کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتیں۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ دہلی اور لجنہ اماء اللہ کراچی کی ایک لمبا عرصہ شاندار خدمات سر انجام دیں۔ آپ کی صدارت کے دوران لجنہ دہلی اور لجنہ کراچی نے نمایاں ترقی کی۔ آپ کو خدمتِ دین کے لئے دوسروں کو آمادہ کرنے کا ملکہ حاصل تھا۔ نہایت سادہ مگر پُرخلوص اور درد میں ڈوبی ہوئی گفتگو کرتی تھیں۔ کراچی میں آپ کے عہدِ صدارت میں دفتر کا قیام عمل میں آیا۔ انڈسٹریل ہوم اور سٹور کھلا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ جب لاہور منتقل ہو گئیں تو لجنہ اماء اللہ لاہور میں بھی اہم خدمات سر انجام دیں۔ مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں تشریف لاتیں اور قیمتی مشوروں سے نوازتیں۔ صحت کمزور ہو گئی تو اجلاسوں میں آنا کم ہو گیا مگر پھر بھی گذشتہ سال تک وقتاً فوقتاً اجلاسوں میں تشریف لاتی رہیں اور افسوس کا اظہار فرماتیں کہ میں اب لجنہ کی خدمت سے محروم ہو گئی ہوں۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کے اجلاسوں میں اکثر آپ کی تقاریر ہوتیں۔ نہایت اختصار سے مگر جامع الفاظ میں تمام پہلوؤں کو اجاگر کرتیں۔ یہی وجہ تھی کہ ہماری ممبرات آپ کی تقریر کی منتظر رہا کرتی تھیں۔ ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور ایک قیمتی اور نافع وجود سے محروم ہو جانے کی وجہ سے دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اس خلاء کو پُر فرمائے اور محترمہ آپا احمدہ بیگم صاحبہ کو اپنے قُربِ خاص کے بلند درجات سے نوازے۔ آمین

ہم ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں اور آپ کی تمام اولاد کے لئے دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سب کو اس صدمہ کی برداشت کی توفیق عطا کرے اور مرحومہ کی تمام دعائیں ان کے حق میں قبول فرمائے اور ان سب کو مرحومہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ہم ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور محترمہ مرحومہ مغفورہ کے تمام خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

(صدر و ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

سالانہ اجتماع کے پروگرام میں اس قسم کی تبدیلی کرنا مطلوب ہے کہ مقابلہ جات کم ہوں اور ان کی جگہ تربیتی تقاریر زیادہ رکھی جائیں۔ اس سلسلہ میں جلد سے جلد اپنی تجاویز سے اطلاع دیں۔ جو جو تربیتی تقاریر آپ کے خیال میں مفید ہوں ان کے عنوانات (لجنہ و ناصرات) نیز مقابلہ مضمون نویسی کے عنوانات بھی بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مقالہ نویسی

امسال مقالہ نویسی کا عنوان ہے "سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — تبلیغِ اسلام" قائدین اپنے علم دوست خدام سے مقالہ جات لکھوائیں۔ مرکز میں مقالہ جات پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)